فقہی مجلسِ مناقشہ

منعقدہ ۲۶۔اپریل ۲۰۰۳ء

اسکالرز اکیڈمی کے زیر اہتمام، مورخہ ۲۶ اپریل ۲۰۰۳ جامعہ باب القرآن کراچی میں ایک فقہی نشست منعقد ہوئی جس میں جامعہ الازہر سے جاری ہونے والے فتوی بعنوان استثمار الاموال فی البنوك التی تحدد الربح مقدما کا جائزہ لیا گیا۔ حضرت علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب، (مہتمم جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستانِ جوہر کراچی) حضرت علامہ غلام دستگیر افغانی صاحب (مہتمم جامعہ ضیاء العلوم آگرہ تاج کالونی کراچی)، حضرت علامہ سید محمد یوسف شاہ صاحب بندیالوی (شیخ الحدیث و مفتی دار العلوم شمس العلوم جامعہ رضویہ نارتھ ناظم آباد کراچی)، حضرت علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی (مہتمم و مفتی جامعہ مہریہ کراچی)، حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر غلام عباس قادری صاحب، حضرت علامہ حافظ محمود الحسن صاحب، جناب مو لانا سید محمد وقاص ہاشمی صاحب، جناب مولانا عامر بیگ صاحب (استاذ اسلامک سنٹر نارتھ ناظم آباد کراچی)، جناب پروفیسر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب (مدیر معاون مجلہ فقہ اسلامی و استاذ جامعہ علیمیہ)، جناب مولانا محمد طفیل درانی صاحب، حضرت مولانا عبد الکریم سیالوی صاحب، حضرت مولانا غلام حسن لغاری صاحب (استاذ جامعہ باب القرآن)۔ شریکِ اجلاس تھے۔ تلاوت کلام حکیم کے بعد ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب نے موضوع زیرِ بحث کی وضاحت کی اور اس پر وارد ہونے والے بعض اشکالات پیش کئے۔

حضرت علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب نے نفسِ مسئلہ پر اپنی تحقیق پیش کی۔ حضرت علامہ سید محمد یوسف شاہ صاحب بندیالوی، حضرت علامہ غلام دستگیر افغانی، ڈاکٹر علامہ غلام عباس قادری، حضرت علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی اور حضرت علامہ حافظ محمود الحسن صاحب نے گفتگو میں بھرپور شرکت کی۔ دیگر شرکاء نے نہایت دلچسپی سے اس گفتگو کو سنا اور بعض مواقع پر بعض اشکالات کا اظہار کیا۔

نشست کے شرکاء اس نتیجہ پر پہنچے کہ شیخ الازہر کا فتوی استثمار الاموال فی البنوك التی تحدد الربح مقدما کی بنیاد مضاربت ہے اور اگر مضاربتِ صحیحہ کے اصولوں پر چلتے ہوئے کاروباری ادارے یا بنک منافع کا تعین یا ادائیگی پیشگی کردیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں اور اس بناء پر شیخ الازہر کا فتوی برمحل ہے۔ اور اس کی تائید کی جاسکتی ہے۔ جناب ڈاکٹر شاہتاز صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا عامر بیگ اور مولانا وقاص ہاشمی کا خیال تھا کہ اس فتوی میں مضاربت کا صراحتاً چونکہ کوئی ذکر نہیں اور زور معاملہ تجارت کے تراضی سے طے ہو جانے پر ہے۔ اس لئے اسے مضاربت نہیں

کہا جاسکتا نیز یہ کہ مضاربت میں مضارب کی طرف سے یہ شرط لگانا صحیح نہیں کہ اصل زر محفوظ رہے گا اور منافع بھی یقینی ہوگا تو وہ سرمایہ کاری کرے گا۔ جبکہ بنکوں کو سرمایہ فراہم کرنے والے اسی شرط پر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

دوسرا اشکال یہ تھا کہ بنک اگر وکیل ہے تو وہ رب المال کی اجازت سے کسی اور کو مضارب ثانی بنا کر کاروبار کرسکتا ہے اور اس کی بھی شرائط ہوں گی اس فتوی میں صرف انویسٹر اور بنک کا معاملہ ظاہر کیا گیا ہے جبکہ بنک اور اس سے قرض لیکر کاروبار کرنے والے اداروں کا ذکر نہیں، اور نہ ہی کاروبار کی نوعیت کی کوئی وضاحت ہے، جس سے کاروبار کی صورت واضح نہیں ہوتی۔

اجلاس میں طے پایا کہ عزت مآب جناب شیخ الازہر کی خدمت میں استفسار ارسال کیا جائے کہ آیا انہوں نے بنکوں کو سرمایہ فراہم کرنے والے افراد (انویسٹرز) کو رب المال اور بنکوں کو مضارب قرار دیا ہے اور پھر بنکوں کو وکیل رب الماب بناتے ہوئے تجارت کی صورت میں حاصل ہونے والے منافع کو پیشگی متعین کرنے کو جائز کہا ہے جیسا کہ اس فتوی کی عبارت سے محسوس ہورہا ہے یا ان کے پیش نظر اس سے ہٹ کر کوئی صورت رہی ہے۔

۲۔ طے پایا کہ ملک کے دیگر اہلِ علم کی آراء کا بھی انتظار کیا جائے اور پھر ایک نشست مزید گفتگو کے لئے رکھ لی جائے۔

نشست میں بعض ضمنی مسائل پر بھی گفتگو ہوئی جن میں بنک البرکہ کی اسلامی بنکاری کے سلسلہ میں پیش رفت اور بنک المیز ان کی اسلامی بنکاری اور کاروبار کی صورتوں کا ذکر آیا۔

اجلاس کے شرکاء کی اکثریت اس بات کی حامی رہی کہ اسلامی بنکاری کے سلسلہ میں جو کوششیں ہورہی ہیں ان میں تیسیر (آسانی) کے پہلو کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی معیشت کے رواج اور اسلامی بنکاری کی کامیابی کی راہیں تلاش کی جانی چاہئیں نہ کہ ہر معاملہ میں سخت موقف اختیار کرکے اسلامی معیشت کے دروازے بند کرنے کا کام انجام دیا جائے۔ اجلاس میں بنکوں کی ملازمت کے حوالہ سے ایک ضمنی سوال کے جواب میں کہا گیا کہ اگر تمام مسلم ممالک میں مسلمانوں پر یہ پابندی لگادی جائے کہ وہ بنک کی ملازمت نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مسلم ملکوں کی معیشت کا پورا نظام غیر مسلموں کے حوالہ کردیا جائے وہ جیسا چاہیں اسے چلائیں، اور اس طرح کا معاملہ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے مفاد میں نہیں ہوسکتا۔ اجلاس کا اختتام جناب ڈاکٹر شاہناز صاحب کے خسر مولانا حاجی محمد اکرم صاحب کے لئے دعائے مغفرت پر ہوا۔ (رپورٹ: حافظ رفیع اللہ)

☆ مااُبیح للضرورۃ یقدر بقدرہا ☆ جو چیز ضرورتاً مباح کی گئی ہو اس کی مقدار کا تعین بھی اسی کے مطابق ہوگا ☆